سند باد جہازی کا ایک سفر

کسی زمانے کا ذکر ہے کہ بغداد میں ایک لکڑہارا رہتا تھا۔ وہ ایک دن لکڑیوں کا گٹھّا اٹھائے ایک گلی سے گزر رہا تھا۔ گرمی کے دن تھے۔ سوچا دھوپ سخت ہے کچھ دیر آرام کر لینا چاہیے۔ گٹھّا سر سے اتارا اور دیوار کے سایے میں بیٹھ گیا۔

آرام کرنے کے لیے آنکھیں بند کیں تو کانوں میں ناچ گانے کی سُریلی آوازیں آنے لگیں۔ اس نے سر اٹھا کر بلند عمارت کی طرف دیکھا اور زور سے کہنے لگا: اے خدا! یہ کہاں کا انصاف ہے؟ میں صبح سے شام تک محنت کرتا ہوں پھر بھی پیٹ بھر روٹی نہیں ملتی اور یہ امیر ہے کہ دن بھر آرام کرتا ہے اور روزانہ ہزاروں روپے خرچ کرتا ہے۔

وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک نوکر پھاٹک سے باہر نکلا اور لکڑہارے سے کہنے لگا: ''چلو تمھیں ہمارے سرکار سند باد نے بلایا ہے۔'' لکڑہارا گھبرایا ہوا نوکر کے پیچھے چل پڑا۔ جب محل میں داخل ہوا تو دیکھتا کیا ہے، دسترخوان بچھا ہوا ہے۔ بہت سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے طرح طرح کے لذیذ کھانے رکھے ہوئے ہیں۔ سند باد نے لکڑ ہارے کو اپنے پاس بٹھالیا اور سب کے ساتھ اس کو بھی اچھے اچھے کھانے کھلائے۔ جب سب لوگ رخصت ہوگئے تو سند باد نے ہنستے ہوئے لکڑ ہارے سے کہا: دوست میں نے تمھاری باتیں سن لی ہیں لیکن ان کا بُرا نہیں مانا۔ سنو! میں تمھیں سناتا ہوں کہ یہ بے انتہا دولت مجھے کتنی محنت کے بعد ملی ہے۔

بچپن سے مجھے دنیا کی سیر و سیاحت اور تجارت کا بہت شوق تھا۔ جب میں بڑا ہوا تو میں نے بہت سا مال خریدا اور سوداگروں کے ایک جہاز پر سوار ہوگیا۔ ہم بہت دنوں تک سمندر میں سفر کرتے رہے اور جزیرہ جزیرہ جا کر اپنا مال فائدے سے بیچتے رہے۔ ایک دن ہم ایک ایسے جزیرے میں پہنچے جہاں آبادی نہیں تھی۔ چاروں طرف جنگل اور سبزہ ہی سبزہ نظر آرہا تھا۔ سب سوداگر جہاز سے اُتر کر سیر کرنے لگے۔ میں بھی ایک طرف چل پڑا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں سے نیند سی آنے لگی۔ میں سبزہ پر لیٹ گیا اور لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔ معلوم نہیں کب تک سوتا رہا۔ جب آنکھ کھلی تو گھبرا کر ساحل کی طرف دوڑا۔ لیکن وہاں جہاز موجود نہ تھا۔ مجھے اس جزیرے میں چھوڑ کر جہاز جا چکا تھا۔

اس جزیرے میں اب میں اکیلا رہ گیا تھا۔ اِدھر اُدھر دیکھا تو ایک سفید گنبد نظر آیا۔ میں اِس گنبد کی طرف چلا۔ دیکھا کہ کوئی دروازہ ہی نہیں۔ تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بڑا ابر کا ٹکڑا آیا اور اس گنبد پر بیٹھ گیا۔ میں نے کتابوں میں رُخ پرندے اور اس کے انڈے کا ذکر پڑھا تھا۔ سوچا ضرور یہ رُخ پرندہ ہے اور یہ اس کا انڈا ہے۔ میں نے اپنی پگڑی کھولی اور ہمّت کر کے خود کو اس کی ٹانگ سے باندھ لیا۔ رات اسی طرح گزاری۔ صبح وہ پرندہ اڑا اتنا اونچا کہ زمین نہیں نظر آتی تھی۔ پھر تیزی سے ایک گھاٹی میں اترا۔ میں نے جلدی سے اپنے آپ کو کھول لیا۔

گھاٹی اس قدر گہری تھی کہ اوپر چڑھنا دشوار تھا۔ چاروں طرف اونچے اونچے پہاڑ تھے۔ آخر چلنا شروع کیا۔ راستے میں بہت سے جواہرات پڑے ہوئے نظر آئے۔ میں نے خوشی خوشی انھیں اکٹھا کرنا شروع کیا۔ یہاں اژدہے بھی تھے جو آدمی کو نگل جاتے ہیں۔ میں نے ایک چھوٹا غار ڈھونڈا اور اسے صاف کرکے اس کا منہ پتھروں سے بند کردیا اور رات بھر اس میں پناہ لی ۔ جب صبح ہوئی تو غار سے باہر آیا۔ بھوک کے مارے بُری حالت تھی۔ درختوں کے پھل توڑ توڑ کر کھائے اور چشمے کا پانی پیا۔ جب ذرا جان میں جان آئی تو چشمے کے کنارے بیٹھ گیا۔ دیکھتا کیا ہوں کہ پہاڑوں پر سے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے گر رہے ہیں اور ان گوشت کے ٹکڑوں کو پرندے اٹھا اٹھا کر گھونسلوں میں لے جارہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ ان کے ساتھ زمین پر بکھرے ہوئے جواہرات چمٹے ہوئے ہیں۔ اتنے میں پہاڑوں پر انسانوں کا شور وغُل سنائی دینے لگا اور میں سمجھ گیا کہ ان لوگوں نے جواہرات حاصل کرنے کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا ہے۔

مجھے ایک تدبیر سوجھی۔ میں نے بہت سے جواہرات اکٹھا کیے اور ایک گوشت کے ٹکڑے کو اپنی پیٹھ سے باندھ کر لیٹ گیا۔کچھ دیر بعد ایک بڑا پرندہ گوشت کے لالچ میں میری طرف بڑھا اور گوشت کے اس بڑے ٹکڑے کو جس سے میں نے خود کو باندھ رکھا تھا پنجوں سے پکڑ لیا اور لے اُڑا۔ جب میں نیچے گرا تو لوگ دوڑ کر میرے پاس آئے لیکن مجھے دیکھا تو بہت مایوس ہوگئے۔ میں نے ان سے کہا آپ رنج نہ کریں، میں بہت سے جواہرات اپنے ساتھ باندھ لایا ہوں۔ انھوں نے میری کہانی سنی تو حیران رہ گئے اور اپنے ساتھ جہاز میں بٹھا لیا۔ کچھ دنوں کے سمندری سفر کے بعد میں اپنے وطن پہنچ گیا اور آرام سے زندگی گزارنے لگا۔

اپنے سفر کا حال بیان کر کے سند باد نے لکڑہارے کو روپیوں سے بھری ہوئی ایک تھیلی دی اور کہا۔'' محنت کے بغیر انسان کو راحت نصیب نہیں ہوتی۔''

(عربی کہانی سے ترجمہ)

مشق

• معنی یاد کیجیے:

سیاحت	:	مختلف مقامات کی سیر کرنا
جزیرہ	:	سمندر سے گھری ہوئی زمین
ساحل	:	دریا کا کنارہ
پناہ لینا	:	جان بچانا
جان میں جان آنا	:	اطمینان ہونا
راحت	:	آرام
تدبیر	:	ترکیب

• غور کیجیے:

☆ اس سبق میں سندباد کے سفر کا بیان ہے۔ سفر کے بیان کو سفر نامہ کہتے ہیں۔

☆ محنت کے بغیر انسان کو راحت نصیب نہیں ہوتی۔

• سوچیے اور بتائیے:

1۔ لکڑہارے نے خدا سے کیا شکایت کی؟

2۔ لکڑہارے نے سندباد کے محل میں کیا دیکھا؟

3۔ سندباد جزیرے پر اکیلا کیوں رہ گیا تھا؟

4۔ لوگ گھاٹی سے جواہرات کیسے حاصل کرتے تھے؟

5۔ رخصت ہوتے وقت سندباد نے لکڑہارے سے کیا کہا؟

- نیچے لکھے ہوئے محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے:

آنکھ لگنا　　جان میں جان آنا

- نیچے لکھے ہوئے لفظوں سے مذکّر اور مونّث چھانٹ کر لکھیے:

لکڑہارا　گلی　دیوار　حال　سبزہ　جہاز
ہوا　تھیلی　سانپ　غذا　گنبد　راحت

مذکّر						
مونّث						

- عملی کام:

☆ اپنے کسی سفر کا حال لکھیے۔